

20368-چاندیا سورج گرہن کی نماز پڑھنے کا انحصار دیکھنے پر ہے نہ کہ ماہر فلکیات کی خبر پر

سوال

کیا گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نماز ہم ماہر فلکیات کی خبر کے وقت ادا کریں؟
اور کیا جب کسی دوسرے شہر یا ملک میں گرہن لگے تو ہم بھی نماز ادا کریں یا کہ اس میں دیکھنے کی شرط ہے؟

پسندیدہ جواب

احادیث صحیحہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورج یا چاند گرہن کی نماز پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا کرنا ثابت ہے، کہ جب مسلمان چاند یا سورج گرہن دیکھیں تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت یا پھر کسی کے پیدا ہونے کی بنا پر انہیں گرہن نہیں ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ اسے اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے لاتا ہے، جب تم دیکھو کہ چاند یا سورج گرہن ہوا ہے تو گرہن ختم ہونے تک نماز ادا کرو)۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :

(جب تم یہ دیکھو تو گھبرا کر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس سے دعا و استغفار کرو)۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن دیکھ کر نماز پڑھنے اور دعا و استغفار کرنے کا حکم دیا ہے کہ جب تم دیکھو تو یہ کام کرو نہ کہ ماہر فلکیات کی خبر پر جو کہ اخبارات وغیرہ میں نشر ہو۔

لہذا سب مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ کتاب و سنت پر عمل پیرا ہوں اور اس پر ہی عمل کریں اور ہر چیز سے بچیں جس میں کتاب و سنت کی مخالفت ہو رہی ہو۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ جو لوگ صرف ماہر فلکیات کی خبر پر ہی گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نماز ادا کرنے لگ جاتے ہیں وہ غلطی پر ہیں اور انہوں نے کتاب و سنت کی خلاف ورزی کی ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی شہر اور ملک والوں کے لیے اس وقت تک یہ نماز مشروع نہیں جب تک کہ گرہن ان کے ہاں نہ ہو، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے حکم کو دیکھنے پر معلق کیا ہے کہ جب اسے دیکھا جائے تو نماز پڑھی جائے نہ کہ صرف ماہر فلکیات کی خبر پر کہ کسی دوسرے ملک یا شہر میں گرہن ہو گا کی بنیاد پر ہی نماز ادا کر لی جائے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

{رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ}۔ (سورہ 7)۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

﴿یقیناً تمہارے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ ہیں﴾۔ الاحزاب (21)۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ نماز اس وقت ادا کی تھی جب مدینہ نبویہ میں گرہن ہوا اور لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا تھا۔
اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے :

﴿سنو جو لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے، یا انہیں دردناک قسم کا عذاب ہی نہ پہنچ جائے﴾۔ النور (63)۔

یہ تو معلوم ہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ علم والے اور زیادہ نصیحت کرنے والے ہیں، اور یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے احکام بھی پہنچانے والے ہیں، لہذا اگر صلاۃ کسوف ماہر فلکیات کی خبر پڑے یا پھر کسی دور دراز علاقے اور دوسرے ملک میں گرہن ہونے کی بنا ہی ادا کرنی مشروع ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے بھی بیان کرتے اور اپنی امت کی راہنمائی فرمادیتے۔

لہذا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیز بیان نہیں بلکہ اس کے خلاف بیان کیا اور اپنی امت کی راہنمائی فرمائی کہ تم رویت پر اعتماد کرو یعنی جب دیکھو کہ چاند یا سورج گرہن ہوا ہے تو نماز ادا کرو اور دعا و استغفار کرو۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ نماز صرف اس کے لیے مشروع ہے جو اس کا مشاہدہ کرے یا جس کے شہر میں واقع ہو۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔